70290 ـ قربانی کا ارادہ رکھنے والے کے لیے کیا کچھ ممنوع ہے ؟

سوال

حاجی کے لیے دوسرے مسلمانوں پر عشرہ ذوالحجہ میں کیا کچھ کرنا واجب ہے ؟
یعنی کیا قربانی کرنے سے قبل ناخن اور بال کاٹنے اور مہندی لگانی اور نیا لباس پہننا جائز نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے اپنے جسم کے بال اور ناخن کاٹنے یا پھر جلد کاٹنا حرام ہے، لیکن اس کے لیے نیا لباس زیب تن کرنا اور مہندی اور خوشبو لگانا یا پھر بیوی سے جماع اور مباشرت کرنی حرام نہیں.

یہ حکم صرف اس شخص کے لیے ہے جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے اس کے اہل خانہ کے باقی افراد کے لیے نہیں، اور جسے قربانی کرنے کا وکیل بنایا گیا ہے اس کے لیے بھی یہ حکم نہیں ہے چنانچہ اس کی بیوی اور بچوں اور وکیل پر یہ اشیاء حرام نہیں.

اس حکم میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں، اس لیے اگر عورت اپنی جانب سے قربانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہو چاہے وہ شادی شدہ ہے یہ شادی شدہ نہیں تو عمومی نصوص کی بنا پر اس کے لیے اپنے بال اور ناخن کاٹنے منع ہیں.

اور اسے احرام کا نام نہیں دیا جا سکتا؛ کیونکہ احرام تو صرف حج یا عمرہ کے لیے ہوتا ہے، اور پھر محرم شخص احرام کی چادریں زیب تن کرتا ہے اور اس کے لیے خوشبو کا استعمال اور بیوی سے جماع کرنا اور شکار کرنا جائز نہیں، لیکن قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد یہ سب کچھ جائز ہے، صرف اس کے لیے بال اور ناخن کٹوانے اور اپنی جلد کاٹنی ممنوع ہے.

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو تو تم میں سے قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والا شخص اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1977).

اور ایك روایت میں ہے كہ:

" تو وہ اپنے بال اور جلد میں سے كچھ بھی نہ كاٹے " بشرہ انسان كی ظاہری جلد كو كہتے ہیں.

مستقل فتوی كمیٹی كے علماء كرام كا كہنا ہے:

" قربانی كا ارادہ ركھنے والے شخص كے لیے ذوالحجہ كا چاند نظر آنے كے بعد مشروع ہے كہ وہ قربانی كرنے تك اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ كاٹے؛ اس كی دلیل بخاری كے علاوہ باقی آئمہ حدیث كی درج ذیل روایت ہے:

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم ذوالحجہ كا چاند دیكھ لو اور قربانی كرنا چاہو تو اپنے بال اور ناخن نہ كاٹو "

اور ابو داود اور نسائی كے الفاظ یہ ہیں:

" جو شخص بھی قربانی كرنا چاہے تو ذوالحجہ كا چاند نظر آنے كے بعد قربانی كرنے تك اپنے بال اور ناخن نہ كاٹے "

چاہے اس نے اپنے ہاتھ سے قربانی كرنی ہو یا كسی كو قربانی كرنے كا وكیل بنایا ہو، لیكن جس كی طرف سے قربانی كی جا رہی ہے اس كے حق میں ایسا كرنا مشروع نہیں، مثلا بیوی بچے كیونكہ اس كے متعلق كوئی دلیل نہیں، اور اسے احرام كا نام نہیں دیا جا سكتا، بلكہ محرم شخص تو وہ ہے جو حج یا عمرہ یا پھر دونوں كا احرام باندھے " انتہی.

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 397).

مستقل فتوی كمیٹی كے علماء سے درج ذیل سوال كیا گیا:

حدیث میں ہے كہ:

" جو شخص قربانی كرنا چاہے یہ اس كی جانب سے قربانی كی جائے تو وہ ذوالحجہ كا چاند نظر آنے سے لیكر قربانی كرنے تك اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ كاٹے "

كیا یہ ممانعت سارے گھر والوں میں چھوٹے سے لیكر بڑے تك كے لیے ہے، یا كہ صرف بڑے كے لیے ہے چھوٹے كے لیے نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" ہمارے علم میں نہیں کہ حدیث کے الفاظ یہی ہیں جو سائل نے بیان کیے ہیں، بلکہ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے علاوہ باقی آئمہ نے جو حدیث روایت کی ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹائے "

اور ابو داود کے الفاظ یہ ہیں۔ اور مسلم اور نسائی کے بھی یہی ہیں:

" جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ اس کی قربانی کرنا چاہتا ہو تو ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تك وہ اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ کٹوائے "

چنانچہ یہ حدیث قربانی کرنے والے شخص کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے لیکر قربانی کرنے تك بال اور ناخن کاٹنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے.

پہلی روایت میں امر اور ترك کا حکم ہے اور اس میں اصل وجوب کا مقتضی ہے، اس اصل سے کسی اور معنی میں لینا ہمارے علم میں تو نہیں، اور دوسری روایت میں کاٹنے کی ممانعت ہے، اوراس کا تقاضا تحریم ہے یعنی کاٹنے کی حرمت، اس میں بھی اس معنی کے علاوہ کوئی معنی لینے کی کوئی دلیل ہمارے علم میں تو نہیں.

تو اس سے یہ واضح ہوا کہ یہ حدیث صرف اس شخص کے لیے خاص ہے جو قربانی کرنا چاہتا ہے، اور جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لیے اپنے ناخن اور بال کاٹنے کی کوئی ممانعت نہیں، اصل میں اس کے لیے جائز ہے، اور اس اصل کے خلاف ہمارے علم میں تو کوئی دلیل نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 426).

دوم:

استطاعت نہ ہونے کی بنا پر جو شخص قربانی نہیں کرنا چاہتا اس کے لیے ناخن اور بال کاٹنا حرام نہیں، اور جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اور وہ اپنے بال اور ناخن کاٹ لے تو اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں آتا، لیکن اس کے لیے توبہ و استغفار کرنا واجب ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جو شخص بھی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اس پر فرض ہے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تك وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے، نہ تو ٹنڈ کرائے اور نہ ہی بال چھوٹے کروائے، اور جو شخص قربانی نہیں کرنا چاہتا اس کے لیے یہ لازم نہیں.

دیکھیں: المحلی ابن حزم (6 / 3).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب یہ ثابت ہو گیا تو پھر ناخن اور بال نہیں کاٹے جائینگے، اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے توبہ و استغفار کرنا ہوگی، بالاجماع اس پر کوئی فدیہ نہیں، چاہے وہ یہ فعل عمدا کرے یا بھول کر.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 346).

فائدہ:

امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس نہی میں حکمت یہ ہے کہ: کامل اجزاء آگ سے آزادی کے لیے باقی رہیں، اور ایك قول یہ ہے کہ: محرم کے ساتھ تشبیہ کی بنا پر.

یہ دونوں وجہیں امام نووی نے بیان کی ہیں، اور اصحاب شافعی سے بیان کیا جاتا ہے کہ دوسری وجہ غلط ہے؛ کیونکہ نہ تو وہ عورتوں سے علیحدہ ہوتا ہے، اور نہ ہے خوشبو اور لباس کا استعمال اس کے لیے ممنوع ہے اس کے علاوہ باقی اشیاء جو حالت احرام میں ممنوع ہیں وہ بھی ممنوع نہیں.

دیکھیں: نیل الاوطار (5 / 133).

واللہ اعلم .